13632 ـ ماں ، باپ ، اور چاربھائيوں ميں تركہ كي تقيسم

سوال

ايك شخص اپنےپچھے ماں ، باپ، اورچاربھائي چھوڑكرفوت ہوا تواس كا تركہ كيسےتقسيم ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ ميں اہل علم كا اختلاف ہے اور اس ميں دوقول ہيں :

پہلا قول :

اكثر علماء اسي كےقائل ہيں اور حنبلي مسلك ميں بھي صحيح يہي ہے كہ جب مسئلہ ميں والدين اور ايك سےزيادہ بہن بھائي ہوں تو ماں كوچھٹا حصہ اور باقي باپ كوملےگا اس ليے كہ اللہ تعالي كا فرمان ہے:

اگراس كےبھائي ہوں تواس كي ماں كےليےچھٹا حصہ ہے

اس آيت كريمہ كا عموم اس پر دلالت كرتا ہےكہ بھائي ماں كوايك تہائي سےمحروم كركےاسے چھٹا حصہ دلائيں گے چاہے بھائي خود وارث ہوں يا محروم رہيں .

شافعيوں ميں سے رملي رحمہ اللہ كہتےہيں : آپ يہ علم ميں ركھيں كہ پيچھےجوكچھ بيان ہوا ہے اس ميں حجب كي شرط وراثت ہے لھذا جو كوئي بھي كسي مانع جس كا بيان آگےآرہا ہے كي بنا پر وارث نہ بنے وہ كسي دوسرے كووراثت سےنہ تو بالكل محروم كرسكتا ہے اور نہ اس كےحصہ ميں كمي كرسكتا ہے يا اسي طرح محروم ہو ليكن ايك صورت ميں مثلا والد كےساتھ بھائي اس صورت ميں بھائي باپ كي وجہ سےمحروم رہيں گے اور ماں كوايك تہائي سے كم كركے چھٹے حصہ پر لےآئيں گے ، اور اس كے بيٹے دادا كےساتھ اس كےساتھ محروم ہونگے اور اسے چھٹے حصہ دلائيں گے , اور خاوند اور سگي بہن اور ماں اور والد كي جانب سےبھائي كي صورت ميں بھائي كوكچھ نہيں ملے گا باوجود اس كےكہ وہ سگي بہن كےساتھ مل كرماں كو چھٹے حصہ تك لےآئيں گے .

ديكھيں : نہاية المحتاج شرح المنہاج (6 / 16)

اور مالكيہ كا مسلك يہ ہے كہ (ہر وہ شخص جوكسي بھي حال ميں وارث نہيں بنتا وہ كسي وارث كومحروم بھي نہيں كرتا) ليكن پانچ مسائل ميں : ... دوسرا: ماں باپ اور بھائي ماں كوچھٹے حصہ دلائيں گے اور باپ كي وجہ سے خود

محروم رہیں گے اوروارث نہیں بنیں گے .

دیکھیں : حاشية العدوي (2 / 388)

دوسرا قول :

باپ كي بنا پر محروم بھائیوں کےساتھ ماں کوایك تہائي حصہ ملےگا ، یہ قول بعض متاخرین علماء کرام کا ہے اور شیخ الاسلام تقي الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالي نےبھي اسےاختیارکیا ہے .

اور باقي اصحاب اس کےخلاف ہیں :

اس كي وجہ : کہ بھائي ماں کواس وقت ایك تہائي سے چھٹہ حصہ پر اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں تا کہ وہ اس حجب نقصان سےخود فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذیل فرمان باري تعالي سےاستدلال کیا جاسکتا ہے :

اگراس کےبھائي ہوں تواس کي ماں کےلیے چھٹا حصہ ہے اس میں باپ کا ذکر نہیں کیا تویہ اس پر دلالت کرتي ہے کہ یہ حکم بھائیوں کےساتھ اکیلي ماں کي صورت میں ہے تواس طرح چھٹے حصہ کےبعد باقي سارا مال بھائیوں کا ہو گا ، عصرحاضر میں حنابلہ میں سے شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ تعالي نےاختیار کیا ہے ان کا قول ہے :

(صحیح یہ ہے کہ محجوب بھائي ماں کوایك تہائي سےمحروم نہیں کرینگے اس لیے کہ اللہ تعالي کا فرمان ہے : اگر اس کےبھائي ہوں اس سے مراد وارث ہیں ـ توجس طرح محجوب بوصف ان میں شامل نہیں اسي طرح محجوب بشخص بھي ان میں شامل نہیں ہوسکتا، اور اس لیے کہ فرائض کا قاعدہ ہے جووارث نہیں وہ نہ تو حجب حرمان اور نہ ہي حجب نقصان بن سکتا ہے ، اور اس لیے کہ ان کا ماں کےحصہ کو کم کرنے کي حکمت یہ ہے کہ ان کےلیے مال متوفر ہوسکے م لھذا جب وہ وارث نہیں ہونگے تو وہ محروم بھي نہیں کرینگے) واللہ اعلم .

دیکھیں : التحقیقات المرضية للفوزان (87 ـ 88)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل : بھائي ماں کوایك تہائي سےمحروم کرکےچھٹہ حصہ تك اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں اور باپ کي بنا پر محروم نہ ہوں تو ماں، باپ ، اور بھائیوں کي صورت میں ماں کو ایك تہائي ملےگا , اوراجماع کي بنا پر دادا ماں کي طرف سےبھائیوں کو ساقط کردےگا ، اور اسي طرح والدین یا باپ کي جانب سے بھي ، یہ امام احمد سےایك روایت ہے ، اور بعض حنابلہ نےاسے اختیار کیا ہے ، اور صحابہ کرام میں سے ابوبکر الصدیق وغیرہ رضي اللہ عنھم کا مذھب ہے .

دیکھیں : الفتاوي الکبري (5 / 446)

اس لیےکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لھذا آپ اپنےملك کےقاضي سے رابطہ کریں اس لیے کہ حاکم کا حکم اختلاف کوختم کردیتاہے .

واللہ اعلم .